

روزنامہ
جولائی ۱۹۴۲ء

منکار

مجلس المصنفین کا علم
برسین دائرہ ماہوار می

میں تبت

سیمان بڑی

پانچویں سال

وفیق الرحمن عظیم

”جلد ۵“ ماہِ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ مطابق ماہِ جولائی ۱۹۴۲ء ”عدو ۱“

مضامین

شذرات	سید سلیمان ندوی	۴ - ۲
عہد نبوی کے عربی ایرانی تعلقات	جناب ڈاکٹر محمد تمیذ اللہ صاحب استاد جامعہ	۲۴ - ۵
قصہ الحق،	پروفیسر سید نواب علی حسینی سابق وزیر تعلیم جوگندہ	۳۰ - ۲۳
نواسیہ کے عہد میں نشر کا سرمایہ،	جناب مسعود حسن مناشی معلم اکملہ ٹونیورسٹی	۳۸ - ۳۱
بیدل اور تذکرہ خوشگور،	جناب قاضی عبدالودود صاحب بیر شریٹہ	۵۲ - ۳۹
رومانیہ کے مسلمان،	”م“	۵۶ - ۵۳
اندلس کا دماغی ترک کتب خانہ اسکوریا میں،	”ع“	۶۰ - ۵۷
اجار علیہ،	”ر“	۶۳ - ۶۱
مردان حق کی تلاش،	جناب یحییٰ عظمیٰ،	۶۵ - ۶۴
منکر خدا سے،	جناب حسرت ترندی۔ بی اے ایل ایل بی،	۶۶ - ۶۵
یادگارِ اعلیٰ،	جناب انور مراد آبادی،	۶۷ - ۶۶
جذبات اثر،	جناب اثر رحمانی رامپوری،	- ۶۷
محمد علی کی خود نوشتہ سوانح عمری کا کچھ حصہ،	”ص ع“	۷۵ - ۶۸
مطبوعات جدیدہ،	”م“	۸۰ - ۷۶



بیدل اور تذکرہ خوشگو

از

جناب قاضی عبدالودود صاحب بیرسٹر

(سلسلہ مئی ۱۹۴۲ء)

سفینہ خوشگو کی تیسری جلد میں خوشگو کا ترجمہ نہیں لیکن دوسرے شعرا کے تراجم میں ضمناً خوشگو نے اپنے حالات لکھے ہیں، اُس کا وطن متھرا تھا، سال وفات معلوم نہ ہو سکا، لیکن قرائن کہتے ہیں کہ گیارہویں صدی کے اواخر یا بارہویں کے اوائل میں پیدا ہوا ہوگا، سرخوش اور گلشن کی شاگردی کا اُس نے اقرار کیا ہے، لیکن باوجود اس غیر معمولی عقیدت کے جو اُسے بیدل سے ہے، اُس نے صریح الفاظ میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ میں بیدل کا شاگرد ہوں، اس سے خیال ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ شاگرد نہ تھا۔ سفینہ خوشگو کی تیسری جلد جس میں معاصرین کے حالات ہیں، بہت کیاب ہے اور ہندوستان کے

۱۔ سفینہ ترجمہ بے کس، قدرت اللہ شوق نے بندرا بن (ضلع متھرا) وطن لکھا ہے ۲۔ "راقم خوشگو اول در عمر چارہ سالگی شیخ خود را بہ نظر اصلاحی گذرانید از روسے کمال عنایت تخلص خوشگو عنایت فرمود" برفیقہ حقوق پدرانہ دارد ترجمہ سرخوش ۳۔ گلشن کی "بندگی خاص و شاگردی" کا اعتراف کیا ہے، ان کا ترجمہ اس بیت سے شروع ہوتا ہے، ۴۔

گلشن معنی جناب شیخ سعد اللہ ما قبلہ، امیر ما، استاد ما و شاہ ما

۵۔ آرزو نے جن سے اصلاح لینے کا خوشگو کو اقرار ہے، مجمع النفائس میں لکھا ہے:-

"استفادہ بسیار از بے دل و سرخوش و گلشن نمود، از مدت بہت و پنج سال بہ این پیچ و ماں ربط کلی ہم بندہ دایں عاجز ہم در بیت ادبہ تقصیر از خود را نمی نہ شود و نیست"

ی مشہور کتب خانے میں کتب خانہ مشرقیہ باکی پور کو چھوڑ کر اس کا کوئی نسخہ نہیں نسخہ باکی پور کی کتابت
الہ میں ہوئی ہے، اور غالباً اس کا منقول عنہ کوئی ایسا نسخہ تھا جو میر عبد الولی عزت کی نظر
میں گذر چکا تھا، کاتب نے ان حواشی کو بھی نقل کر لیا ہے جو عزت نے لکھے تھے، یہ صحیح نہیں کہ سفینہ
تنگو عشرہ ششم میں تمام ہوا ہو، اس میں بعض واقعات اس کے بعد کے بھی درج ہیں،

جلد ثالث میں بیدل کے حالات اور ان کی طرف اشارات دوسرے شاعروں کے تراجم
بھی ملتے ہیں

مریان بیدل، اعظم شاہ، نقاد سخن و قدر دانِ این فن، بے ٹول، راسخ، سالم، شہرت شعرا
رگاہ اویند و بار بار بہ صمد ہائے گراں مذاقیتا زیانہ اندامیاں سرخوش در جنگ نامہ احوال او گفتم
مرزا بے دل صاحب بریں و بیت صا و کردہ اند:

ز تمشیر دہے نہ می دانستے کہ ابروے معشوق پنداشتے
نہ بود از سیاہی فوجش ہر اس کہ کرے خط و خالِ خوباں قیاس
خوشگو نے تاریخ ذیل اعظم شاہ کے نام لکھی ہے: مرہٹا ہٹا بھا گیا، لیکن اس سے ۱۰۹۱ نکلتا ہے
رہٹا کہ ہے محقق سے لکھیں تو ۱۰۹۵ برآمد ہوگا، خوشگو کے قول کے مطابق ۱۰۹۴ نکلتا چاہئے، یہ دو شعر بھی
اعظم شاہ کے ہیں،

غمی بس است بروئے اجل فضا نیست سر لے سینہ ما خانہ نز و نیست
راہ نگاہ راز من از ہمہ باب بستہ روز و نظارہ راشب و خواب بستہ
عاقل خاں رازی تخلص، عسکری نام تھا، صاحب ثنویات و دیوان، آخر عمر میں صوبہ دار شاہجہاں
لے وفات پتھن عظیم آبادی لے کہیں خلاصہ اور کہیں اصل الفاظ نقل ہوئے ہیں، تعظیمی الفاظ اکثر کمال دے گئے ہیں

لے اعظم شاہ کی ایک فارسی تاریخ اعظم جہاد کن، بھی سفینہ میں ہے، اس سے ۱۰۹۴ نکلتا ہے، مازلا میں ہے، دبیعا فیہ مدح
۱۰۹۴

”خود رایکے از اغواث و اقطاب زمانہ می دانست، حضرت میرزا بے دل از صحبت سے اس ہم
سامان استاد و تصوف ہم رسا بند، و ہر گاہ شعر میرزا را احسن و تحسین می فرمود میرزا بے
خاست و تسلیم، بجائی آورد، این معنی از روئے حرمت و بزرگی بودند از راہ شان امارتش، و دسے مژ
یشخ برہان شطاری برہان پوری بود، چنانچہ ملفوظات یشخ بزرگوار خود نوشتہ،

سال وفات ۱۱۰۰، بے دل نے ایک غزل لکھی، جس کے ہر مصرع سے تاریخ وفات نکلتی ہے
شکر اللہ خاں، خاکسار تخلص، ساداتِ خواف سے تھے اور عاقل خاں رازی کے داماد، صاحبِ دیوان
ہیں اور شرحِ ثنوی مولوی کے مصنف، عالمگیر کے زمانہ میں گرو شاہ جہاں آباد کے فوجدار تھے، وفات
۱۱۰۰ء شکر اللہ خاں، شاکر خاں، کرم اللہ عرف عاقل خاں پسرانش مدتِ مدید بعد پر خود بودند
و خدمت گاری میرزا بے دل صاحب می نمودند۔

۱۲۱۷۶۷

۷/۱/۱۱۰۰

عاقل خاں عاشق تخلص، کرم اللہ، خلف شکر اللہ خاں، و دختر زادہ عاقل خاں رازی بے دل

کے صاحبِ دیوان شاگرد تھے اور ان کے طرزِ خاص، اور انہی کی زبان میں شعر کہتے تھے، ”درجین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰) کہ والا شاہ بیان عالمگیری سے تھا، دوسرے عہدوں پر مامور رہنے کے بعد ۱۱۰۰ء جلوس میں
بخشی گری تن تھا، اور سال ۱۱۰۴ء میں صوبہ دار شاہ جہاں آباد ملی، شاہ برہان الدین راز الہی سے بڑی عقیدت
رکھتا تھا، رازی تخلص کی یہی وجہ ہے ۱۱۰۰ء تا ۱۱۰۴ء میں ۱۱۰۰ء کی بے دل کے کلیات سے بھی ۱۱۰۰ء
نابت ہوتا ہے ۱۱۰۰ء ایک نہیں دو غزلیں ایسی لکھی ہیں، ایک غزل کے بعض مصرعے خوش گونے بھی نقل
کئے ہیں، یہ ہے،

تیکہ گاہ صاحب عرفاں نما
برکت دیں مستوہ انسانا نما
ساکے در کشور امکاں نما
باطلِ قلم ہندستاں نما
ہمدی جم جاہ عاقل خاں نما

ولے پیوند سخن بجاں نما
رفت از آفاق لطفِ عدل و داد
قلبِ اقطاب حقائقِ بارست
مجمع اسناد بے شیرازہ شد
ہادی افوارِ مہکت از دیدہ رفت

۱۱۰۰ء آزاد نے سر و آزاد میں سالِ وفات ۱۱۰۰ء لکھا ہے، اسکی تحقیق آئندہ کی جائے گی،

شاگردانِ آن حضرت رتبہ خلافت داشت "عہد بہادر شاہ میں دیوان صوبہ لاہور تھے،

"غزلے در شکوہ ویر نویسی خطوط بہ خدمت مرزا فرستادہ بود، آن جناب بعد مطالعہ فرمود

کہ فکر عاشق ہمہ مشوقانہ افتادہ، و او خود پایہ فکر از ماہم گذرانیدہ، لیکن چون خاطرش عزیز است موافق استدعائش اصداًح لفظی در مطلع او ہم باشد و مطلع این است۔

زمانہ می کند آن آشنایے ما از مادرش پرست کہ خالی ست جایے ما

مرزا صاحب بجایے لفظ آشنایے ما، بے وقاسے ما رسانیدہ۔

عین جوانی میں سنہ ۱۱۲۲ھ میں انتقال کیا، مرزا وفات کی خبر سے دیر تک اٹکبار رہے،

"نواب ذوالفقار خاں کہ مبلغ دو صد اشرفی بہ خدمت میرزا نیاز گذرانیدہ بود، ہمہ آن را بہ

عاقل خاں بخشیدہ بودند کہ در آن وقت از طرف خرج معسر بود۔"

منعم خاں خان خاناں، منعم تخلص، بہادر شاہ کے وزیر کل، الامامات منمنی، مکاشفات منمنی وغیرہ

مصنف، وفات سنہ ۱۱۲۳ھ،

"وقتے میں سہ بیت کہ تازہ گفتہ بود پیش میاں صادق، القاخاندہ، وایشاں نقل کرد۔"

بعد ازاں مرزا بے دل و دیگر شعرا بہ جواب آں پرداختہ اند،

چہ شد گر منقسم فرماں دایے ہفت اقلیم حروف سکھ ام اما در بند زرد و سیم

من از صحرانوردان جنون قدر در گرداں بیاباں می کند از گرد و باد انداز تعلیم

سپندم، شعلہ ام سوز دل پروانہ عشقم کد میں شمع محفل سوختن ہا کر و تعلیم

۱۔ اس کے متعلق میرزا کا کوئی خطر قعات بیدل کے مطبوعہ اور قلمی نسخوں میں نہیں ملے ان کا دماغ خواب تھا جو نگو لکھا ہے۔ "فیقر مجمع شعراء دادہ بود بہ طلب ایشان رفت، فرمودند شاعر نامرعی بود خود گذشت بے دل قدسے و توقیع داشت اہم مرد و حال شاعر منم، ایں زر کہ ناحق در ضیافت صرف می کنی، یہ سن وہ کہ در شراب شاہ صرف کنم،

نظام الملک، شاگرد بے دل، ”ہر گاہ بہ خانہ مرزا قیصر علی آفدہ، میرزا شراظ استقبال
بجا آفدہ، ہم دست شدہ، اندرون دولت خانہ می برد، وصحبت رنگیں می داشت، واز اقسام طبعہ
حلوئے میضہ مرغ بہ مذاقش گوار افتادہ، بہ میرزا اکثر فرمایش آں می نمود، در وقت رخصت چوں
مرزائے مرحوم کتابے از قدما مثل کیمیاے سعادت و نفحات و دیگر ازیں عالم ہی گذراندی گفت ایں
کتب ذخیرہ ہا در خانہ دارم، از تبرکات تصنیفات خود عنایت کند و کتب و سفائن دست خط میرزا
با خود می برد“

معاصرین و اصحاب میرزا، سرخوش، فقیر خوشگو شاہ گلشن را و سیدہ برانگشت کہ ایشان را
بریں پتہ باید آورو کہ بہ خانہ میرزا بے دل رفتہ صحبت دارند کہ ملاقات دو صاحب کمال فائدہ ہا دار
چہ از مدت متمدن بار بعضے اسباب در میان ایں ہر دو بزرگ جدائی بود، شنیدہ فرمود ”ہوس تاشا
جنگ قیلاں وارید، ایں مطلع گفت و پیش ایشان خواند،

از فضل حق ز ہر دو جہان م گرفتہ ایم یک در گرفتہ ایم و چہ حکم گرفتہ ایم
فرمود فضل حق ہمہ جانی باید آلا دریں بیت “

(خوشگو نے لکھا ہے کہ آرزو اس اعتراض کو غلط سمجھتے ہیں) سال وفات ۱۱۳۶ھ فضل حق نے ہوئے
ایزد بخش رسا، عورت کے شاگرد تھے ایشیہ سے سنی ہو گئے، سنی تخلص رکھا،

۱۔ سرخوش کلمات الشعرا میں لکھتا ہے، فقیر اشارہ میاں ناصر علی چند بیت ایشان (یعنی بیدل) را از راہ شوخی پیش مقرر
رسانیدہ مطلع برجستہ ساختہ اگرچہ ایشان شنیدہ مخطوط نہ شد نہ آرزو سے غیرتے کہ تلافیہ رجن را باشد بد بردند، اما از
منصف و عزیزان نازک فہم بسیار پندند، حکایتی در محیط اعظم میرزا بیدل بہ یازدہ بیت تمام کردہ بودند، فقیر در دو بیت
رباعی بہ فصاحت تمام درست نمود سرخوش نے مرزا کی تعریف بھی کی ہے ”سر آمد سخنور ان کامل استاد فن امروز شاہجہاں آباد
کو س رہی می نو از دوداد سخنوری می دہد، در فقر و کلک باشا وقت خود“ لے ان کے نام کے کئی خط رقعات بیدل میں ہیں
جہاں تک مجھے یاد ہے، ایک صاحب نے بہارستان سخن کے حوالے سے لکھا تھا کہ ناصر علی نے ایک شعر لکھا تھا جس پر انھیں بڑا ناز تھا،
میرزا کے اشارے سے انکے شاگرد عبرت نے اس کا جواب لکھا تھا،

”بے دل کہ باہشتان بیار بودی فرمودند کہ روزے در آتناے صحبت یا دے گفتیم کہ مارا در آخر
شما لفظ ”ی“ نہی آید، نظر بہ قیامت در از خود رسا مقرر سازید، قبول نمود و بر خاست و تسلیم کیا آورد“

وفات ۱۱۱۹ھ

میر محمد زماں راسخ، ”با بے دل خیلے مربوط ہونے میر و مرزا حاجی اسلم، سالم و حکیم شیخ حسین
شہرت در گجرات بہ لشکر شاہی با ہم ہم طرح ہونے اند“ وفات ۱۱۱۹ھ

ناصر علی سال وفات بے دل نے ”رنگ ناز شکست“ سے نکالا، ۱۱۱۹ھ

ناظم خاں فانی، ایران سے سندھ آئے، سندھ سے دہلی، ناظم خاں خطاب فرخ سیرنے دیا،
شاہنامہ کے مصنف ہیں، اوائل احمد محمد شاہ میں وفات پائی،

حاجی محمد اسلم، سالم، اعظم شاہ کے گجرات میں نوکر رہے تھے، اعظم شاہ کے مقتول ہونے کے بعد
دار دہلی ہوئے، بے دل سے اخلاص قدیم تھا، ملنے کے لئے آئے، شعر و سخن کی صحبت رہی، بیدل نے
چند شعر سنائے، سالم نے کہا،

”اے ہمہ شنیدم، آں چہ دریں روز ہا بر حاشیہ نوشتہ شد از آں ہم باید خواند و غرض ازیں دا
کہ ترقی فکر معلوم کند، مذاقش ازیں جا تصور باید کرد کہ با ہم چو مرزا بے دل ایں قسم حرف زدہ و مرزا
مرحوم در تمام عمر دیوان کسے بہ تملاش طلب نہ فرمودہ، مگر دیوان حاجی کہ چند شبانہ روز در مطالعہ دا“
وفات ۱۱۱۹ھ

نعمت خاں عالی، ”مرزا بیدل ہر گاہ نامش بر زبان می آورد، بہ خطاب حاجی، بھوی یاد می فرمود“
وفات ۱۱۲۳ھ

آقا براہیم، فیضان، پسر آقا محمد حسین خاں، نابھی، اکثر اوقات در خانہ اوجیح شعرا می بود، میرزا بیدل

صاحب را طلب می داشت، و ضیافت می نمود، صحبت با بے رنگیں واقع می شد، فقیر مولف خوشگو
ریزہ چین فیوضات آن مجلس است " وفات ۱۲۳۵ھ۔

مرزا حسن، ذوالقدر تخلص، اوائل در سرکار شجاع در فرقہ سپاہیاں انتظام داشت، و بابے دل
از مغربن محض وہم طرح بود.... فقیر اوراد رکمال پیری کہ از نو دستجاوز بود در مجلس مرزا معفو زیدہ "م
وفات ہمد فرخ سیر میں ہوئی،

حسین شہرت، بابے دل در سرکار اعظم شاہ یک جاگز را نیدہ " تاریخ وفات ۱۲۳۵ھ شہرت
سے نکلتی ہے،

خواجہ عبداللہ ساقی، اعظم شاہی، از یاران بے دل،
علت اللہ بے خبر، از صحبت و بے یار محفوظ شدند، آزاد بلگرامی کے حوالہ سے بے خبر اور
بے دل کی ملاقات کا حال لکھا ہے جو یہ بیضا اور سر آزاد میں موجود ہے،
تلاذہ و مستفیدان بے دل، معنی یاب خان شاعر، از شاگردان رشید، ہمیشہ خدمت متعلقان
بے دل می کرد، و بہ سبب او ہنگامہ عرس گرم بود، مرزا بیارنش می خواستند، از روے عنایت عصا
شمیرے بہ او بخشیدہ بودند، چنانچہ تا حال بہ دست داشت " وفات ۱۲۳۵ھ،

محمد حسن سامع، بیدل سے فیض یاب ہوئے، علی التواتر بہ خدمت ایشان می رسید و مستفید
می شد، لیکن بعد وفات بے دل شاگردی شہرت کی وجہ سے بے دل کے حقوق شاگردی کو بالکل
فرا موش کر گئے،

گور بخش حضوری، بابے دل سالما صحبت داشته مشق سخن بہ کمال رسانیدہ "۔
میر محمد حسن، ایجاد، اعظم شاہ کے لشکر میں تھے، درآں جا بابے دل و سالم و گلشن صحبت ہے
لے خوشگو کہتا ہے کہ یہ مادہ تاریخ میرا ہی، لیکن یہی سرد آزدین بھی لکھ ایجاد کے نام کا خطر قعات میں ہی، ان کی
سفارش بھی ایک امیر سے کی تھی،

مستوفی داشتہ، شاگرد بے دل، تخلص بے دل کا عطیہ، وفات ۱۱۳۲ھ،

میر عبد الصمد سخن، سخن تخلص از بے دل یافتہ، اوائل میں شاگرد تھے، وفات ۱۱۴۱ھ

شیخ عصمت اللہ کامل، از بے دل تخلص یافتہ، روزے جدھر خردے خوش اسلوب از ساخت

برہان پور نذر ایشاں آورد، مرزا فرمود ترکیب میں جدھر بہ نشان برہان پور برہان قاطع ست کامل

نظر بر رعایت دو ایہام دریں رعایت کردہ، تصدیق گردید، وہے چوں ہم را منصب داران قلیل بعثت

بسمی بردرونے در شکوہ لم قراری خوش بر خواند

فلاطون گریا میدی شود عاجز بہ تدبیرم کہ منصب آتشیں آغے شد و جاگیر جاں گیرم

ہماں دم آں حضرت بجائے آتشیں، لفظ آتشک رسائندہ اصلاح فرمودند، وفات عہد فرخ یسز

حافظ محمد جمال، تلاش، از تخلص یافتگان بے دل، در عہد عالم شاہ دیدنش می شد، میرزا بیدل

ازیں پیش مخلوط بودند

بروز عید ہر شاہ و گدا کم می کند خود را تورفتی بر سمند ناز و من از خوشین رستم

احمد عجمت، مرزا بے دل را توجہ خاص با او بود، چنانچہ برکت انفاس مبتکر ایشاں بہ پایہ فکری

رسیدہ، تخلص از آں جناب یافت، وفات ۱۱۲۵ھ، از سانحہ اوتا دیرے افکار بودند

سید مرتضی قانع، گویند شاگرد بے دل، میر معصوم وجدان، چندے شاگرد بے دل۔

محمد اشرف، حسرت، ہر علی بے کس، سری گو پال تیز، محمد پناہ قابل، تلامذہ بے دل،

محمد عطاء اللہ عطا تخلص، از ساکنان اُردہ مراد آباد بود، طبع رسا داشتہ، در عہد مبارک محمد شاہی

بہ توجہ ... رے صاحب اندرام، تخلص بہ خطاب قانی سر قزئی یافتہ، از شاگردان مرزا بے دل بود

طبعش بہ لطافت و ظرافت بیشتر میل داشت، ہر گاہ در بزم شریفش باری یافت، مرزا سے مرحوم

لے سخن کے نام کے خط بھی رقعات میں ہیں، شہنکات الشعراء میں بھی عطا کا ترجمہ ہے،

برائے خاطر او اشعار موصدقہ موقوف نموده، ہزلیات درمیان می آورد و اکثر می فرمود، استحقاق تیج و تلمذ دیوان ہزلیات عطا دارد، و قے مرزے مغفور، قلم دلنے و بیاضے کہ از اشعار منتخب خود نوشته بود بہ او عنایت فرمود، این رباعی در شکر آن گذرانید:

بے دل شہ اقلیم کمال ہر فن از گوشہ چشم تا نظر داشت بہ من
از روس عنایت قلم دان و بیاض فرمود مرا وزارت ملک سخن
بہ ہمہ حال مرد عزیز سے بود، حرکات تکلیس از و سری زد و زینت مجلس ہا بود، روز سے تایید وفات
میرزا بے دل در مجمع شعرا می خواند و می گفت صفت آن ست کہ در وزن خالق باری گفته ام:
عبدالقادری بے دل رفت، در سال ہزار و صد و سی و ششم در دار الخلافہ بہ رحمت حق پیوست، و آن
وفاش رونق مجمع عرس میرزا بر ہم خورد و اشعارش کم بدست آمدہ این قدر بہ یاد ماندہ:
بر خور واریگ فروی، شاگرد بے دل وفات ^{۱۱۹} "در احمد آباد بہ سبب نوکری... یادش

بسیار ماندہ"

شاہ گلشن، "اکثر بہ زبان می راند کہ در زمانے کہ... بے دل صاحب سی ہزار بیت شدہ،
در فکر سخن ترقی کرد، میاں ناصر علی از ترقی باز آمدہ بہ ہر قدر کہ نصیب گرد، در ساخت بن تاڈ
بہ فکر آمدہ بودم، ایں ہر سہ دوریکے بود، میرزا بے دل تخلص من گلشن بہ ایشان، و تخلص سخن بہ
میر عبدالصمد بہ یک روز عنایت کردہ، "وفات جمادی الاولیٰ ^{۱۲۰} "جائے گلشن بہشت آبادی"
سے تایید تکلیفی ہے،

سکھراج سبقت، وطن اصلی نواح کھنڈ، آبا و اجداد اسد خاں وزیر کے نوکر تھے، سبقت بہت

سلطہ میاں پر کوئی لفظ معلوم ہوتا ہے کہ پھوٹ گیا ہے، آرزو سے مجمع النفاس میں گلشن کی زبانی لکھا ہے کہ میرزا تخلص بہ بن واڈ
چوں نسبت گل و گلشن (شاہ گل) ان کے پیر تھے، ملاحظہ کر دم اختیار نمودم، و شاید دوسرے جانگیر تبدیل در اشعار میں کردہ باشند

علوم میں دستگاہ رکھتا تھا، اور فنون سیاق میں گمانہ آفاق تھا، از شاگردان بے دل بود و میرزا
اکثری فرمودند کہ سبقت بر جمیع ہندو بچگان فائق ست۔“

کچھ دنوں سید اسد اللہ خاں معروف بہ نواب اویا، عمہ زادہ سید قطب الملک کامیر سامان
اور دیوان رہ، دکن کی لڑائیوں میں امیر الامرا حسین علی خاں کے ساتھ شریک تھا، امیر الامرا کو داؤد خاں
پر جو فتح ہوئی تھی، اس کے حال میں سات سو شعروں کا جنگ نامہ لکھ کر پیش کیا تھا، اور پانصدی
منصب پر سرفراز ہوا تھا، ہنگامہ سادات کے رفع ہونے کے بعد مالوہ میں تین سو سواروں کا بھاء
تھا، راجا گردھر بہادر سے جن کا ملازم تھا جھگڑا ہو گیا، اسی میں قتل ہوا، کر دیکھ راج زما سبقت
سے تاریخ وفات ۱۱۳۸ھ نکلتی ہے، دیوان میں دسہزار کے قریب شعور تھے، ضائع ہو گیا،

”فقیر خوشگوار عنفوان شعور بہ خد متش بندگی داشتہ، در سائل عروض و قافیہ و معاد اکثر
دوا دین تازہ گویان پیش او گذر ایند، چوں نسبت ہم عمری داشتیم، بے تکلفانہ توجہ نمود۔“

مغل خاں صفت و قابل، شاگرد، وفات بے دل کی تاریخ ختم کلام سے نکالی ہی لیکن یہ
”کا اضافہ کرنا ہو گا، از سر بنائی دل گفتمہ شد ختم کلام، وفات ۱۱۴۲ھ،

میر محمد علی، راج، شنیدہ شد کہ او شاگرد غائبانہ میرزا بے دل ست، و بر بنے گویند شاگردی
میر محمد زماں را سنج کردہ۔“

اندرام، مخلص، اوائل میں بے دل کے شاگرد، شیورام داس جیا، شاگرد، وفات ۱۱۴۳ھ
حکیم چند ندرت، ”بارہا صحبت بے دل، و دیگر شعراے نام دار یافتہ۔“

۱۔ اردو کے بھی شاعر تھے، ملاحظہ ہو تذکرہ فتح علی خاں گردیزی ۱۷۷۰ء تو ضیح تھی کہ مخلص کی مرآۃ الاصطلاح
دیامرۃ الاصطلاح اس وقت نام ٹھیک یا وہیں، جس میں بہت سے شاعروں کا ذکر آگیا ہے، بے دل کے ذکر
خالی نہ ہوگی لیکن اس میں بے دل کے متعلق کوئی بات نہیں ملی،

نصرت، کشمیری الاصل، متوطن لاہور، بے دل کی یہ بیت خود دیوان میں ہو، لاہور میں نصرت کے نام سے مشہور ہے،

چشم پوشیدہ تو اں کر و سفر
چہ قدر راہِ قنا ہموار ست

جلد ثالث کا قلمی نسخہ اغلاط سے خالی نہیں، لیکن اغلاط اتنے زیادہ نہیں جتنا ترجمہ بے دل کی نقل کو دیکھ کر میں سمجھا تھا، یہ نقل ایک عربی کے قانع تحصیل طالب العلم نے کی تھی، اور کتابت کے بعد یک بار میری ہدایت کے مطابق اصل سے اس کا مقابلہ بھی کر لیا تھا، یہ اطمینان ہو جانے کے بعد کہ نقل میں جو اغلاط ہیں وہ اصل سے مطابق ہونے کی وجہ سے ہیں، میں نے اسے معارف کو بھیج دیا تھا، اسکی اشاعت کے بعد جب میں نے خود اصل سے مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ گو چند اغلاط کی ذمہ داری کاتب سفینہ اور کاتب معارف کے سر پر لیکن بیشتر اغلاط نقل کرنے والے صاحب کی بے پروائی کا نتیجہ ہیں، یہ تصحیح میں گل رعنا مصنفہ شفیق اور سفینہ عشرت مصنفہ درگاداس سے بھی مددی ہے، ان دونوں تذکروں میں بے دل کا حال بڑی حد تک سفینہ خوشگو سے لیا گیا ہے، اور جا بجا سفینہ خوشگو کی عبارتیں آگئی ہیں، بعض امور کے متعلق میں نے جناب ریاض حسن خاں صاحب خیال کے مشوروں سے فائدہ اٹھایا ہے، اور ان کا یہ غایت ممنون ہوں،

ان اغلاط کی تصحیح حسب ذیل ہو:

صفحہ ۳۵ ترجمہ بیدل کی ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے (جو حذف ہو گئی ہے)

۱۔ عزالت نے عاشیہ سفینہ میں لکھا ہے، کہ میں نے مکر یہ شعر خود نصرت کی زبان سے سنا، اور وہ اپنے کو بے دل کا شاگرد کہتے تھے ۲۔ دیوان مطبوعہ میں ایک غزل اس زمین میں ہو، لیکن یہ شعر نہیں، کلیات میں اس زمین میں غزل غائب نہیں، سوزناؤ میں بھی یہ شعر نصرت کے نام مندرج ہے،

بداں کہ خامہ سنبلساں بگھا جیں سائے آستانِ پاکے ست و دل غنچہ مثال پرودہ کشائے حقیقت یسار
 بوے گل نفسے کہ شکفتگی از جبین بہار آئینش گلشن گلشن بہ خود بالیدن داشت، و بزرگی از ذات عرش
 کمالش عالم عالم سامانِ دکان چیدن می پناشت،

بایدم شستن لب از مشک و گلاب تا گویم نام آں قدسی جناب

سامعہ را وقت گل چینی رسید ناطقہ را صبح حق بینی و مید

درویش پائشاہ دماغ پوست تحت سرفرازی، پادشاہ (غائب) یہاں پر کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے،
 فراغ تحت روان بے نیازی، ابر دربار شکوہ آسمان کمال، (؟) خورشید آسمان و قار جہان قال و
 حال، آئینہ منظر قدرت الہی جائے لبالب و قدرت لاتناہی، قبلہ لفظ و کعبہ معانی، کد خدائے سخن
 وضو اند خندانی،

مرزا بے دل کہ رہ نامے سخن ست پیغمبر و غوث و پیشوای سخن ست
 یکتا ست در آفریدن طرز کلام باشد کہ بے سخن خدائے سخن ست
 نگہت گلستان و بوستان نذر شامہ سامعہ باد بہ استشام از احواش سعادت کمالش
 دکن، سطرہ اربعی سبقت کی بیت اول سفینہ اور سفینہ عشرت میں یوں ہی مصرع ثانی کے معنی
 الفاظ کی صحت میں اب بھی شک ہے،

آں ذات ابد قدرت منزہ مقام عبد القادر نمود تشبہش نام

سطر ۱۶ سکھراج رائے، سکھراج،

صفحہ ۳۵۹ سطر ۲ بہ قوت ریاضی بر مافی مستقبل روزگار اطلاع داشت، سطر ۱۲

انتخاب جزو زماں، سطر ۴ جنبش مرزاں پے نم خامہ تحریر بود، سفینہ چہار عنصر مطبوعہ اور چہار عنصر
 کے تین قلمی نسخوں میں ہے، لیکن جناب خیال کی رے میں، بانم یا پر نم ہونا چاہئے، بے نم سے

سکھتہ وقت
 غائب ہونے کی
 تہی ہونے کی
 نہ ہونے کی
 چوبیسویں
 سطر کے
 خامہ کے
 ہنرمند
 خیال

ان کے نزدیک ”پیم“ بھی مرجع ہے، سطر ۱۱، میرزاقلندر برادر اعیانی مرزا عبدالحق سطر ۴، بادشاہ داشت سطر ۱۰ غار منہ تب،

صفحہ ۳۶۰ سطر ۱۰، جناب خیال نے اس کی جگہ سرمہ سا تجویز کیا ہے، سطر ۱۰ صحت نہ گردید سطر ۱۰ رعونت تارک ارتافت، سفینہ میں اسی طرح ہے، لیکن یہ صریحاً غلط ہے، سفینہ عشرت میں اس مقام پر گردن رعونت برفک تافت ”خوشگو نے غالباً اسی طرح لکھا ہوگا، سطر ۱۰ گذشتہ سطر“ انفاس خوش سطر ۱۴ بوسے عجیب،

سطر ۲۱، ہنراز و قش سطر ۱۰ ضروریات راہ و کار

صفحہ ۳۶۲ سطر ۶ یعنی بسر سطر ۱۰ میر کامگار سطر ۱۰ سبب فرمائش، سفینہ میں ”نبت فرد“ جناب خیال کی رے میں ”سبب فروش“ سطر ۱۰ اب مزاج،

صفحہ ۳۶۳ سطر ۱۰ نگاہ سطر ۱۰ شادم الخ، یہ شعرا کی غزل کا ہے جو کلیات میں موجود ہے، قافیہ گاہ گاہی ہونا چاہئے، سطر ۱۰ وہ زلزله آشفتگی بنیاد سطر ۱۰ از بدو شعر سطر ۱۰ واسطہ خود سطر ۱۰ پستہ سطر ۱۰ اوی بادہ زب زور نہ گنج در ظرف، سطر ۱۰ اگر خامہ،

صفحہ ۳۶۴ سطر ۱۰ درنگ و دو سطر ۲ دو ہزار، سطر ۱۰ عصا خرفے از آہن، سطر ۱۰ داشت سطر ۱۰ بولاس، سفینہ میں ابولاسی، یہ لفظ تذکرہ میں کئی طرح آیا ہے، گل رعنائیں ابولاسی ہے اور منوہر سہا صاحب نور ایم ہے دہلوی معلوم ہوا کہ یہ صحیح ہے، ابولاسی بہ داؤ مہول ہے، سطر ۱۰، بسیار داشت، سطر ۱۰ چشم ہائے خجستہ، سطر ۱۰ و سطر ۱۰ شش گره، سطر ۱۰ آہستہ و جدا جدا،

صفحہ ۳۶۵ سطر ۲ باز شدے سطر ۱۰ زیادہ گذشتے، سطر ۱۰ داشت سطر ۱۰ میرزا فی از سر پائش می بارید، سطر ۱۰ کہ بہ اصلاح غزیریش نیاز افتادست، یہ مصرع سفینہ، سفینہ عشرت اور گل رعنائیں میں ہے کہ بہ اصلاح عزیزانش نیاز الخ، اس طرح بھی صحیح نہیں معلوم ہوتا، جناب خیال نے اس مصرع کی

تین ٹیکس پیش کی ہیں، (۱) کہ باصلاح غلط ریش بہ نامانوح (۲) کہ باصلاح خط وریش بہ نامانوح (۳) کہ باصلاح خط وریش درازانوح سطر ۱۳، تیسرے رشتہ،

صفحہ ۳۶۶ سطر ۲۰ قافیہ میں یاے معروف چاہئے، مزید تصحیح آئندہ ہوگی، سطر ۴ نیز نگ سطر ۴ چہ غنی

چہ غنی، سطر ۱۱ استادان می باشد سطر ۱۱ اور اکیلات میں وگر

صفحہ ۳۶۶ سطر ۲ ہر گہ سطر ۴ چہ علم بہ حثت سفینہ سفینہ عشرت میں سیطرح لیکن اکیلات میں علم چہ وخت

سطر ۴ چہ گوئے سطر ۴ چناں سفینہ در اکیلات دونوں میں اس طرح ہی چناں، سطر ۴ کتابت سفینہ میں اسی طرح لیکن

جناب خیال کی رائے میں کنایت ہو تو عجیب نہیں لیکن گل رعنا کے مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ کتابت کا موید ہے، صفحہ ۳۶۶

سطر ۴ تجل کس، سطر ۴ درنگے بے اندازہ سطر ۴ یا ہزار صفحہ ۳۶۶ سطر ۱۰ انفظ مسلم کے بعد کاتب نے عبارت ذیل حذف

کردی ہے امید ہے تاظم خاں گفت از قدما ہر کہ باشد میں آں حضرت ہفتہ شعر، صفحہ ۳ سطر ۴ ہیں قسم سطر ۴ گہ

صفحہ ۳ سطر ۴ نہایت رونے پانصد بیت سطر ۴ لنگ لنگان بہ سر منزل سطر ۴ الب بد نہ چہ بد عقیق سطر ۴ اخفت

سطر ۱۱۲ چہ سطر ۴ چہ از سطر ۴ بر کہ بدل سطر ۱۱۳ مصرع اکیلات میں یوں ہے اور یہی صحیح ہے، کافا چہ بار از کہ منزل

کہ بدل سطر ۴ چناں، سفینہ میں صاف پڑھا نہیں جاتا، گل رعنا میں چہ ساں اس میں چوں کی جگہ خوں بھی ہے

اس مصرع کی صحت میں شک ہے سطر ۴ مصرع گل رعنا میں یوں ہے گل بد نہ چہ بود نامہ اذ کہ زیار بیت ثانی کی

صحت میں بھی شک ہے، سطر ۴ ایزاد نہ کردہ، سطر ۴ ہزار بیت، صفحہ ۳۶۶ سطر ۴ ماہمد صفحہ ۳۶۶ سطر ۱۱ نشانہ

اکیلات میں نشانہ سطر ۴ خلقت سفینہ میں خلوت اکیلات میں خلقت سطر ۴ انہ پیش اکیلات بہ پیش صفحہ ۳۶۶ سطر ۲

بگل سطر ۴ مصرع، صفحہ ۳۶۵ سطر ۴ جان حید سطر ۴ ہرات سفینہ میں ہرات کو کاٹ کر ہرات بنا دیا ہے، دراصل ہرات

ہے، سطر ۴ از زبان ہاست سطر ۴ بیت از قصائد صفحہ ۳۶۶ سطر ۴ بستم نظر، گوش سطر ۴ نفاق و حد سطر ۴ دہ

تغافل، سطر ۴ کے آخر میں یہ الفاظ کاتب نے حذف کر دیے ہیں، اس اشعار از آں جاست، اس کے بعد

اشعار ہیں جن کی تعداد کم و بیش ۳۰۰ ہے،

